احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 27 دسمبر 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
بدھ 27- دسمبر 2000ء- 30 رمضان 1421 ہجری- 27- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 296

عید کا ایک منظر

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ عید کے دن حبشی مسجد نبوی میں نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے- آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا اور کھیل دکھایا جب میں تھک گئی تو فرمایا کہ اب جاؤ

(صحیح بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق)

اپنی عید کی خوشیوں میں غریبوں کو بھی شامل کریں- یہی رمضان کا سبق ہے

اس سے آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ہیچ نظر آئیں گی

عید میں لذت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور نے خطبہ عید الفطر 12- جولائی 83ء میں فرمایا-

"آج میں نے سوچا کہ میں احباب جماعت کو بتاؤں کہ بات کیا ہے- کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے- اور اس عید میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے (-) رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ **ہر مذہب کا خلاصہ** ہیں ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمت خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے- یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے- اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی- اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہئے- اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے- اس عید پر تو خدمت خلق کا پھل لگنا چاہئے اگر آپ اس کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو سخت بور ہوں گے (-) اس نقطۂ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں- آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے- ذی القربیٰ کا بھی حق ہے- دوستوں کا بھی حق ہے' یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں- لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے-(-) آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا- غریب بچوں کو دیں تاکہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو- تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں' کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں- ہمارے ساتھ چلو' ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے' ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے- اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلّہ کے پاس پہنچیں تاکہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو- صدر محلّہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس **حسن سلوک کے زیادہ مستحق** ہیں- کون کون سے یتامیٰ ہیں- کون کون سی بیوگان ہیں- کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق اور کوئی ساتھی نہیں رہا- ایسی فہرستیں اول تو صدران محلّہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں تو وہ اپنے ذہن میں دہرائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی

مسلسل صفحہ 2 پر

حضور انور کی طرف سے قارئین الفضل کو عید مبارک

○ خاکسار ایڈیٹر الفضل نے حضور انور کی خدمت میں الفضل کی طرف سے عید مبارک عرض کیا تھا- اس کے جواب میں پیارے آقا نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا-

جزاکم اللہ
وعلیکم السلام
اور آپکو اور الفضل کے تمام
کارکنان کو عید مبارک

24/12/2000

محترم عبدالرزاق صاحب وفات پا گئے

○ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور فدائی احمدی مکرم عبدالرزاق صاحب سابق پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ ربوہ 24 دسمبر بروز اتوار سہ پہر ساڑھے تین بجے 64 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے-

گزشتہ چند سال سے آپ کو دل کی تکلیف تھی- 1993ء میں دل کا پہلا حملہ ہوا- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور ہومیو پیتھی نسخہ سے خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آپ روبصحت ہو گئے- 20 دسمبر 2000ء کو علی الصبح جب آپ تہجد کے لئے وضو کر رہے تھے تو آپ کو دل کی تکلیف ہوئی اور ساتھ ہی فالج کا اٹیک بھی ہو گیا- آپ کو فوری طور پر فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا- جہاں کچھ دیر کے لئے طبیعت سنبھلی لیکن فالج کا دائیں طرف دوبارہ اٹیک ہونے سے زبان' بازو اور ٹانگ متاثر ہو گئے- ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق فیصل آباد کے ہسپتال سے سی ٹی سکین کروایا گیا جو بالکل ٹھیک

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 1

سے تیار کر لیں اور پھر وہ محلہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے۔وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔وہ سارے امراء ہیں۔ایسے لوگ جب تیاری کر لیں تو اپنے اپنے محلہ کے صدر کے پاس پہنچیں اور ان سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حصہ میں کون سے گھر دیتے ہو۔اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں۔اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور لازماً ایک سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں۔کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے جو ہمارے ہاں متمول نہ سہی نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پہ کم ہو گی۔یہ قدرتی قانون ہے اس لئے کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہر حال یہ کوئی تکلیف مالا یطاق نہیں ہے آپ نے عید منانی ہے۔آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں بہتر ہے۔اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں** کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں' ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گذار بندے تھے' نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آکر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہونگی۔ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سرور ان کو عطا ہوں گے۔یہ ہے وہ عید جو **محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید** ہے۔یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔پہلے بھی یہی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں۔لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ان کے مضمون کو بھلا دیا۔اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے۔تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے ان کے لئے وہ عیدیں' عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے (-) پس ان جگہوں پر جہاں احمدی کم ہیں جہاں کے معاشرہ میں غیر از جماعت دوست زیادہ ہیں اور احمدی بہت تھوڑے پائے جاتے ہیں۔ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔کیونکہ **یہ ضروری نہیں ہے** کہ خدمت خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کے لئے احمدی کو تلاش کیا جائے اس لئے وہ تمام جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں ان کو اردگرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جانا چاہئے۔صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہئے۔تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اکثر جماعتیں آج بھی ہماری (دینی) عید میں شامل ہو سکتی ہیں۔اگر مجلس خدام الاحمدیہ ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاع کر دے اور جو خدام مثلاً فیصل آباد یا سرگودھا یا لاہور یا قریب کی جماعتوں میں جا رہے ہیں ان کے ذمہ لگا دیں کہ فلاں فلاں جگہ تم نے یہ اطلاع کرنی ہے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جہاں تک ممکن ہو پاکستان کی اکثر احمدی جماعتیں اس عید میں شامل ہو جائیں۔یعنی عبادت بھی خصوصیت کے ساتھ کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطور خاص کریں۔یہاں تک کہ اپنے محلوں میں پھیل کر حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان سے کہیں ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر تمہیں عید مبارک دینے آئے ہیں۔ہم دین کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں۔بچوں سے کہیں اے بچو! آؤ ہمارے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ' ان کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ' ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو' ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کہہ رہے' یہ صرف اللہ کی خاطر ہے اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہے۔پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو۔تو ہم تمہیں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے' یہ کام محض للہ ہے اس کا پیار ہی ہماری جزاء ہے۔وہ محبت سے جب ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہی سب سے بڑی جزاء ہے۔لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک جزاء تو آپ کو وہیں مل چکی ہو گی کیونکہ اس نیکی میں اتنی لذت ہے کہ جتنا خدمت خلق کا کام آپ نے کیا ہو گا۔آپ یقین کریں گے کہ اس سے بہت زیادہ آپ کو حاصل ہو گیا۔پھر یہ کہنا کہ ہماری وہ جزاء اللہ کا پیار ہے' اس کا کیا مطلب ہے یہ کہ وہ محض فضل ہے قانون قدرت نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ نے خرچ کیا اس سے زیادہ عطا کر دیا۔ایک نیکی کا دس گنا بدلہ اس نیکی کے دوران پا جائیں گے۔باقی سب فضل الٰہی ہو گا جو اس کے پیار کی صورت میں آپ پر نازل ہو گا۔پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہئے۔**اللہ کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں** اور یہی وہ عید ہے جو (دین) کی عید ہے۔"

(الفضل 26۔جولائی 1983ء)

عید کی خوشیاں

اپنے ہمسایوں سے مل کر پیار کی باتیں کرو
ان کے دکھ سکھ بانٹ کر اقرار کی باتیں کرو
بے سہارا' بے بس و بے کس بھی بستے ہیں یہاں
ناخدا بن جاؤ تم پتوار کی باتیں کرو
عید تو دراصل اپنے دوستوں کی دید ہے
عید ملنے دوستوں کے پاس جاؤ عید ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

جرمن بولنے والی خواتین سے ملاقات

مورخہ 19.2.2000

مرتبہ: ملک محمد داؤد صاحب

سوال: میرے نانا ابو اور نانی امی (احمدی) نہیں ہیں کیا کوئی ایسی خاص دعا ہے کہ وہ بھی حقیقت کو پہچان سکیں۔

جواب: جو دعا خود بخود دل سے اٹھتی ہے وہی کیا کرو۔ دعائیں کوئی منتر تو نہیں ہوتیں ان کے لئے اپنے دل کی گہرائی سے دعا کیا کرو کہ جس طرح میری امی اچھی ہیں اللہ ان کے ابا کو بھی ان کی امی کو بھی اچھا بنا دے۔ میرے خیال میں دل کی اچھی ہونگی۔ اتنی اچھی تربیت کی ہے بیٹی کی۔ تو خود کیا ہوا [illegible] ان کو کہیں ایک ہی بچی اتنی سونے جیسی پیدا کی ہے تو آپ بھی اب (احمدی) ہو جائیں ان کو کہنا کہ عام طور پر ماؤں کے پیروں تلے جنت ہوتی ہے مگر اس دفعہ ان کے پاؤں کے تلے ہے تو ان سے جنت لے لیں۔

سوال: وصیت کا کیا فائدہ ہے کیا یہ صرف بہشتی مقبرہ میں دفنانے کے لئے ہے اور جب ساری دنیا میں جماعت پھیل جائے گی تو ایک ہی جگہ کیسے کافی ہوگی۔

جواب: بہشتی مقبرے کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے وصیت کے نظام سے ڈالی ہے حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ تعلیم دی تھی کہ جو لوگ نیک اور مخلص ہیں اور ان میں کوئی شرعی خرابیاں نہ پائی جاتی ہوں ہر لحاظ سے اچھے ہوں اگر وہ 1/10 مال کی وصیت کریں کہ جب تک وہ زندہ ہیں اس وقت تک جو ان کی آمد ہے اس میں سے اور جب وہ فوت ہو جائیں تو جتنی جائیداد ہے اس کا دسواں حصہ وہ خدا کے رستے میں دے دیں گے تو یہ ایک ایسی عظیم الشان قربانی ہے کہ ایسے لوگوں کو اگر ایک ہی مقبرے میں دفن کیا جائے جہاں لوگ آئیں اور ان کے لئے دعائیں کریں تو یہ بہت اچھا رہے گا تو ایک مقبرہ قادیان والا تھا لیکن ایک مقبرے میں سب دنیا کے احمدی دفن ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ تو پھر یہ سلسلہ چل پڑا کہ ان کے صرف کتبے لگتے تھے۔ دنیا میں مختلف جگہوں پر دفن ہوئے وہیں رہ گئے اور ان کے کتبے لگائے گئے اور بہشتی مقبرے بننے شروع ہو گئے۔ اب ربوہ میں ایک اور بن گیا۔ ایک انگلستان میں بھی بن گیا ہے۔ ایک جرمنی میں بھی بنا ہوا ہے۔ اسی طرح جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے بہشتی مقبرے کی بھی اور شاخیں بنا دیں۔ دراصل جتنی جماعت پھیلے گی یہ سلسلہ بڑھے گا اور ضروری نہیں کہ ان سب کو قادیان پہنچایا جائے ان کو اپنے اپنے ملک میں جو بہشتی مقبرہ ہے وہاں دفن کیا جائے گا وہاں بھی تو لوگ دعا کے لئے جائیں گے۔ تو اس لئے ان سب کی دعاؤں کی خاطر تاکہ اگلی نسلیں ان کو یاد رکھیں ایک جگہ دفن کرنے کی تجویز ہے۔

سوال: حضور نے پچھلے خطبے میں بیان فرمایا ہے کہ رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے اور اگر وہ تعلق نہیں بھی رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلق رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے مگر ہمارے جو رشتہ دار احمدی نہیں اور ہم سے تعلق نہیں رکھنا چاہتے ان کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

جواب: ان کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں ان کو ضرورت کبھی تو پڑے گی نا آخر کبھی بیمار ہوتے ہیں کبھی کسی مشکل میں پڑ جاتے ہیں تو ان کے ساتھ اس وقت حسن سلوک کرنا چاہیے۔ اور جو کچھ بھی توفیق ہے ان کی خدمت کرنی چاہئے اور اگر وہ بالکل نہیں آتے۔ تو کم سے کم ان کو لکھا کریں کہ ہمیں تو آپ سے کوئی نفرت نہیں مذہبی اختلاف کی وجہ سے کوئی دشمنی نہیں ہم آپ کا بھلا چاہتے ہیں آپ سے پیار کرتے ہیں تو آپ بھی ہم سے کچھ تعلق رکھیں وقتاً فوقتاً چٹھی لکھ کر یاد کرواتی رہا کریں۔ اور دعا کریں شاید اللہ میاں دل پھیر دے۔

سوال: ایسے بھی رشتے دار ہوتے ہیں کہ جن کے ساتھ پہلے سے کوئی رابطہ نہیں ہے کسی فیملی پرابلم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے کیا ان سے رابطہ قائم کیا جائے۔

جواب: اچھا خیال ہے۔ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ تحریک چلائی تھی کہ اپنے رشتے داروں کو دعوت الی اللہ کرو تو اس سے یہ مراد نہیں کہ بالکل قریبی ہوں اگر قریب کے نہیں مانتے تو جو دور کے ہیں ان کو دعوت الی اللہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سب رشتے داروں کو اکٹھا کیا تھا اور ان کو انذار کیا تھا۔ جو بہت دور کے تھے برادری کے ان کو بھی بلوایا تھا۔ تو یہ آپ نے اچھی ترکیب سوچی ہے شاید اللہ میاں کسی کا دل پھیر دے۔

سوال: ایک فرنچ عورت جون آف آرک ہے وہ بھی صلیب پر مرگئی میرا خیال ہے جلائی گئی۔ حضور کا اس عورت کے بارے میں کیا خیال ہے کیا وہ HOLY SPIRITUAL ہے۔

جواب: وہ تثلیث کی قائل تھی یا نہیں۔ تین خدا مانتی تھی یا ایک خدا مانتی تھی؟ ہم تو دنیا پہ فتویٰ دے سکتے ہیں اللہ دل کا حال بہتر جانتا ہے مگر تھی بہادر عورت اور اس نے بنی نوع انسان کے لئے قربانی دی ہے تو ایسے لوگوں کے حق میں ہمیں فتویٰ نہیں دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے اللہ بہتر جانتا ہے ان کے دل کے حالات ان کا پس منظر ان کا دل نیک تھا اور ماحول خراب تھا اس کی وجہ سے وہ عقیدے کے لحاظ سے جو بھی بن گئیں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اس لڑکی کا دل بہت اچھا تھا۔

سوال: بائبل میں انسانوں نے تبدیلی کی مگر اس کے باوجود ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس میں سے پیشگوئیاں لیتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: قرآن کریم کا ہی نہیں بلکہ دنیا کی سب مذہبی کتابوں کا ایک دستور ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہوا ہے کہ پیشگوئیاں جب تک پوری نہ ہو جائیں اس وقت تک تبدیل نہیں ہو سکتیں وہ اسی طرح رہتی ہیں جب ایک دفعہ پوری ہو جائیں تو پھر لوگ شرارت سے آہستہ آہستہ ان میں تبدیلیاں کرتے ہیں تو اسی طرح انہوں نے بائبل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں وہ بدلنی شروع کر دیں۔ مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی تھی چاند سورج گرہن والی وہ بھی اب ان کو پتہ لگا ہے کہ اوہو بڑی مشکل پڑ گئی تو جب تک وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جائے اس میں تبدیلیاں نہیں کیا کرتے انتظار کرتے رہتے ہیں تشریح جو مرضی کر لیں وہ پہلے بھی کر لیتے تھے مگر جب پوری ہوتی ہے بڑی صفائی کے ساتھ تو پھر سب کو سمجھ آجاتی ہے کہ یہ کس کے اوپر لگی ہے پھر یہ کوشش کرتے ہیں اس میں ہیر پھیر پیدا کرنے کی۔

سوال: کس عمر سے ہمیں اپنے آپ کو جماعت کے لئے خود وقف کرنا چاہئے۔ (ایک واقف نو بچے طلحہ کا سوال)

جواب: آپ کی کتنی عمر ہے۔ (جواب دس سال) دس سال ابھی تو بہت چھوٹے ہیں اگر دل چاہتا ہے آپ کا وقف کرنے کو تو پہلے تعلیم حاصل کریں جو شوق ہے اور پھر جب بڑے ہو جائیں گے بالغ ہو جائیں گے اس وقت پھر دوبارہ کہیں کہ ہمارے ماں باپ نے ہمیں پیدائش سے پہلے وقف کیا تھا ہماری تربیت بھی اچھی کی تھی ان کی بھی خواہش تھی میری بھی خواہش ہے کہ میں اس تعلیم کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ جہاں مجھے جماعت لگائے گی میں حاضر ہوں یہ لکھ کر دے دیں تو پھر بہت پکا وقف ہو جائے گا۔

سوال: اس سوال کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ وقف بچے کے لئے کوئی خاص Profession ہے جس میں جانا چاہیے۔

جواب: دنیا میں بے شمار Professions ہیں تو ہم نے یہ فیصلہ رکھا ہوا ہے کہ ان کے اپنے مزاج کے مطابق PROFESSION ہونا چاہیے اس PROFESSION کی اگر جماعت کو کہیں ضرورت پڑے تو ان کو وہاں استعمال کرے گی اگر کہیں ضرورت نہ پڑے تو اس PROFESSION میں کام کرتے رہیں گے اور وقف نو کے دل میں وقف کا اور خدمت کا رجحان جاری رہے گا اور بے شک سلسلے کی ملازمت میں نہ آئیں پھر بھی وہ خدا کے فضل کے ساتھ دینی روح کے ساتھ کام کریں گے اور اپنے علاقے کا لئے روشنی کا مینار بن جائیں گے اس لئے نیت یہ رکھیں کہ جماعت جب بلائے اسی وقت حاضر ہو جائیں گے۔ لیکن اگر جماعت نہ بلائے تو واقف زندگی کی طرح خدمت کریں۔

سوال: تبرک کیا ہے کیا یہ دین کا حصہ ہے یا صرف ایک کلچر ہے؟

جواب: یہ دین کا حصہ ہے اور مختلف مذاہب میں موجود ہے۔ اب دیکھیں عیسائیت میں کتنا زیادہ تبرک چلتا ہے لیکن دین میں جو تبرک کا

تصور ہے اس کے مطابق جو بھی خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہو اس کے پاس بیٹھنے سے برکت ملتی ہے وہ نہ ملے تو اس کے ساتھیوں سے ملنے سے برکت ملتی ہے اور اگر وہ بھی نہ رہیں تو اس کے کپڑوں میں بھی برکت ہوتی ہے کیونکہ اس نے ان کپڑوں کے ساتھ دعائیں کی ہوتی ہیں۔ پھر اس کے پس خوردہ میں بھی برکت ہے اس پہلو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ جب کلی کیا کرتے تھے تو صحابہؓ کلی ہاتھوں میں لے لیتے تھے اور پی لیتے تھے تو اتنا زیادہ عشق تھا ان کو تو تبرک دو طرفہ ہوتا ہے جس شخص کو خدا سے تعلق ہے اس سے تعلق رکھنے والے کو یہ فائدہ دیتا ہے رسول کریم ﷺ کا تبرک ابو جہل کو تو کچھ فائدہ نہیں دے سکتا تھا۔ مگر جن کو آپ ﷺ کے ساتھ عقیدت تھی پیار تھا۔ ان کے لئے باعث برکت تھا تبرک والے کی طرف سے کچھ نہیں ملتا مگر اس کے اخلاص اس کی نیت اس کے دل کی صفائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو برکت دیتا ہے تو یہ برکت تو ہم نے بہت دفعہ دیکھی ہے مگر یہ توہم پرستی نہیں ہے بلکہ دل میں یقین ہونا چاہئے اور اچھا اخلاص ہونا چاہئے پھر برکت ضرور ملتی ہے ایک اور بات یہ ہے کہ جو تبرک میں اتنا زیادہ اخلاص دکھاتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جو تبرک سے اتنا زیادہ پیار کیا کرتے تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں بھی تو ملتی تھیں اور وہ دعائیں بعد کے لوگوں کو بھی ملتی رہتی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کی کسی چیز سے پیار کرتے ہیں ان کو وہ دعائیں ملتی رہتی ہیں۔ تو اسی طرح تبرک کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس شخص سے تعلق بڑھتا ہے اور وہ دعائیں دیتا ہے۔

سوال: جن دنوں میں لڑکیاں نماز نہیں پڑھ سکتی ہیں ان دنوں میں وہ قرآن کریم کا سبق سنا سکتی ہیں۔

جواب: ناظرہ تو سنا سکتی ہیں بچپن میں ہم نے جو دیکھا ہے ایسی عورتیں جو اس حالت میں ہوں وہ قرآن کریم پہ کپڑا رکھ کے یا ہاتھ پہ دستانے چڑھا کے قرآن کو کھولتی تھیں تاکہ کوئی کسی قسم کا گند لگنے کا شبہ بھی باقی نہ رہے۔ قرآن کریم پڑھتی تھیں۔ اس لئے قرآن کریم پڑھنا گناہ نہیں نہ پڑھانا گناہ ہے۔ لیکن اپنی پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہیے۔

سوال: دین قبر پر پھول رکھنا منع کیوں کرتا ہے۔

جواب: یہ رسمیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ رسمیں نہیں ہوا کرتیں تھیں پھول نہیں چڑھایا کرتے تھے۔ تو ہماری جماعت کی کوشش ہے کہ وہی سنتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی تھیں اسی سنت کو جاری رکھیں۔ یعنی اگر کوئی پھول چڑھا دیتا ہے تو گناہ تو اس کو نہیں کہیں گے مگر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پہ عمل نہیں کیا۔ بعض دفعہ سنت مستحبہ ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نہ اختیار کر سکے تو اچھی بات نہیں مگر گناہ کوئی نہیں۔ تو اس کا یہی مسئلہ ہے کہ پھول نہ چڑھاؤ تو بہتر ہے۔ اب حضرت مسیح موعود کی قبر پر ہم نے آج تک کبھی پھول نہیں دیکھا مگر اردگرد بہشتی مقبرہ سجا ہوا ہے۔ تاکہ آنے والوں کا دل خوش ہو دیکھیں اچھی پیاری جگہ ہے۔ تو اس لئے ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں بڑی سجاوٹ ہوتی ہے لیکن قبروں کے اوپر پھول نہیں ہوتے۔ لیکن اگر کسی کا دل چاہتا ہے تو اپنے مردوں کو ثواب کی خاطر وہاں پھول لگوا دے بہشتی مقبرہ میں اس کی سڑکوں پر اس کے اردگرد مگر قبروں پہ نہ چڑھائے۔ دیکھیں وفات کے بعد تو سنت نہیں ہو سکتی تھی میں نے جو سنت کہا ہے ان معنوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی قبر پہ پھول نہیں چڑھایا کرتے تھے جتنی قبروں پہ دعا کی ہے وہی پھول تھے۔ تو اس لئے آپؐ کی قبر پہ بھی کسی نے پھول نہیں چڑھائے تو یہ مطلب نہیں کہ آپؐ کی وفات کے بعد سنت قائم ہوئی آپؐ کی زندگی میں جو سنت تھی وہی وفات کے بعد جاری رہی ہے۔

سوال: روح ہمیشہ کے لئے رہتی ہے یا وہ پھر کسی وقت واپس اللہ کے ساتھ مل جاتی ہے اور اپنی پچھلی زندگی کی کوئی خبر اس کو یاد نہیں رہتی؟

جواب: اللہ کے ساتھ روح مل کس طرح سکتی ہے اللہ تو خالق ہے روح تو اس کے حکم سے پیدا ہوئی ہے۔ ملنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے قریب اس کو پیاری ہو جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سہارے زندہ رکھتا ہے ان لوگوں کی روح جو نیک ہیں۔ ان کی تو خوشیوں کی حالت زندہ رہتی ہے لیکن ترقی ہوتی رہتی ہے روح اور زیادہ خدا کے قریب ہوتی ہے۔ لیکن خدا کو پکڑ نہیں سکتی کوئی چیز آپ سے زیادہ تیز بھاگ رہی ہو تو اس کے پیچھے بھاگیں اس کے قریب بھی ہوں گے مگر اس کو پکڑ نہیں سکتے تو اللہ تعالیٰ لامتناہی ہے ETERNAL ہے اس لئے اس کا قرب ہو سکتا ہے اور محسوس ہو جاتا ہے کہ ہم خدا کے قریب ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کو پکڑا نہیں جا سکتا آپ نے دیکھا نہیں کہ کبھی کشتی میں بیٹھے ہوئے لگتا ہے کہ چاند سمندر میں آگے آگے بھاگ رہا ہے۔ اس کو پکڑا نہیں جا سکتا اس کے عکس کو نہیں پکڑا جا سکتا تو اللہ تعالیٰ بھی اتنا بلند ہے کہ اس کے متعلق یہ سوچا نہیں جا سکتا کہ ہم اس کو پکڑ لیں گے مگر وہ ہم کو پکڑ لیتا ہے۔ اپنا پیار دیتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ کون میرے قریب ہو رہا ہے۔

سوال: قرآن کریم میں مختلف نبیوں کا ذکر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تو ہمیں پتہ ہے کہ کس طرح عبادت کرتے تھے مگر اور بہت پرانے نبی ہیں تو انہوں نے کس طرح عبادت کی ہے۔

جواب: ان کی قوموں میں اس وقت جو طریقہ عبادت کا قائم ہے اس کی کوئی بنیاد تو ہے بعد میں وہ بگڑ گئی ہیں عبادتیں بالکل ویسی تو نہیں رہیں مگر کچھ نہ کچھ بنیاد ضرور ہوتی ہے۔ اب دین نے ان سب کی عبادتوں میں سے کچھ کچھ لے کر اکٹھا کر دیا ہے تاکہ دنیا کی ہر قوم کو اس عبادت کا وہ حصہ پتہ ہو بعض ہیں جو کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں ہندو کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں بتوں کو سجدہ کرتے ہوں گے لیکن اکثر ہندوؤں کی عبادت جو ہے وہ کھڑے ہو کر ہوتی ہے یا بیٹھ کر اس کو کہتے ہیں دھونی رما کر تو دین میں بھی کھڑے ہو کر بھی ہے بیٹھ کے بھی ہے عیسائیوں میں بھی ایک عبادت کا طریق ہے جو چرچ میں آپ جا کر دیکھ لیں وہ جو بھی پادری بولتا جاتا ہے وہ سنتے ہیں جس طرح ہمارا خطبہ ہو رہا ہوتا ہے اور وہی ان کی عبادت ہوتی ہے۔ یہودیوں کا طریق عبادت معروف ہے ابھی تک اس کے مطابق عبادت کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عبادت کے طریق آہستہ آہستہ زمانے کے لحاظ سے بگڑ تو گئے ہیں مگر غور سے دیکھیں تو ان کے اندر جو بنیادی چیز ہے وہ ابھی تک ہے۔ تو دین نے سب کی عبادتوں کو اکٹھا کر دیا ہے کھڑے ہو کر بھی ہے رکوع بھی ہے پھر ہاتھ نیچے چھوڑ کے بھی ہے ہاتھ باندھ کے بھی ہے پھر سجدہ کر کے بھی ہے پھر بیٹھنے کی بھی ہے تو یہ سارے مختلف طریق جو عبادت کے ہیں وہ دین نے ایک جگہ اکٹھے کر دیئے ہیں۔

سوال: میں نے قرآن کریم میں پڑھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں پھینکے گئے تو آگ ٹھنڈی ہو گئی تو یہ کیسے ہوا؟

جواب: اس کی ایک تفسیر یہ کی جاتی ہے کہ دشمنی کی جو آگ بھڑکائی تھی اور ارادہ یہ تھا کہ ان کو جلا دیں گے وہ آگ ٹھنڈی کر دی گئی اور آپ نکل گئے باقی آگ ٹھنڈی کرنے کے بہت طریقے بھی ہوتے ہیں جو اللہ میاں کو آتے ہیں مگر کوئی نہ کوئی ظاہری سبب پیدا ہو جاتے ہیں اب ایسے واقعات ہیں جو ESTABLISHED ہیں کہ ایک شخص کو مرا ہوا سمجھ کے چتا پہ ڈال کے جلا بھی دیا گیا لیکن جب چتا جلائی تھی تو ابھی اسے پوری گرمی نہیں پہنچی تھی آگ جلنی شروع ہو گئی تھی اتنے میں وہ چلے گئے تو بارش ہو گئی اور اس کی پھر آنکھ کھل گئی اور جسم ٹھیک تھا تھوڑا تھوڑا جلا تھا بس تو پھر بہت دنوں کے بعد کئی سال کے بعد وہ مہاراجہ تھا اس کو پہلے سمجھ نہیں آئی تھی بھول گیا تھا سب کچھ پھر اس کو یاد آیا کہ میں تو مہاراجہ تھا پھر اس نے اپنی بیوی کو بھی یاد کیا کہ یہ نشان ہیں یہ باتیں ہیں تو انڈیا میں انگریزوں کے زمانے میں بہت لمبی دیر مقدمہ چلتا رہا اور پھر آخر اس کے حق میں فیصلہ ہوا ججوں نے اس لئے فیصلہ کیا کہ اس کو اس کی بیوی کے اندرونی نشان بھی یاد تھے۔ اور کئی سالوں بعد اس کو پوری طرح ہوش آگئی۔ ہمارے ہاں بھی واقعات ایسے بہت دیکھے گئے ہیں کہ آگ لگی ہے مگر اچانک خدا نے بارش کر کے اس آگ کو بجھا دیا تو بنیادی طور پر تو ہم یہی سمجھتے ہیں کہ مخالفت کی آگ کو ٹھنڈا کیا تھا لیکن ظاہری آگ بھی اگر لگائی ہوتی تو اللہ اس کو ٹھنڈا کر سکتا تھا کئی ذریعے ہیں لوگوں کو اس کا خیال نہیں رہتا مگر حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ مجھے بھی الہام ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے اس لئے مجھے بھی اگر کوئی آگ میں پھینکے گا تو مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے اس آگ کو ٹھنڈا کر دے۔ یہ جو بات ہے مجھے ہمارے وکیل شیخ محمد احمد صاحب مظہر ہوا کرتے تھے۔ لائل پور کے بہت چوٹی کے وکیل انہوں نے مجھے بتائی تھی وہ کہتے تھے کہ قانون کی جو بڑی کتابیں ہیں ان میں سپریم کورٹ انڈیا کا یہ فیصلہ نقل کیا جاتا ہے اس لئے جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ کوئی مر کے دفن ہوا اور اس کی باڈی مل جائے اس وقت یہ کہنا کہ ہم نے آگ میں جلتا دیکھا تھا یا آگ میں لٹا دیا گیا تھا یہ کافی نہیں ہے۔

منتظمین کو بیدار رہنا چاہئے

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے عہدیداروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا کے ہر ملک کے متعلق میرا تجربہ یہی ہے کہ جہاں انتظامیہ کو بہتر بنایا گیا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ضرور ساتھ دیا ہے۔ کبھی شکوہ نہیں ہوا کہ جماعت کمزور ہے۔ ہمت ہار بیٹھی ہے۔ اخلاص کے ساتھ جواب نہیں دیتی کیونکہ اس جماعت کی گھٹی میں لبیک۔ اللّٰھم لبیک لکھ دیا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو جاری ہو چکی ہے۔ اس لئے جماعت کے اخلاص کے بارے میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی کوئی شکوہ نہیں ہوگا۔ منتظمین کو بیدار رہنا چاہئے اور توجہ کرنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔ دسمبر 1993ء)

ناظم مال وقف جدید

جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ 2000ء

صدر مملکت اور وزیر منصوبہ بندی کی شمولیت

(رپورٹ: صدیق احمد منور صاحب)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس نے ایک بار پھر جماعت احمدیہ ماریشس کو مورخہ 11 تا 13 اگست بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام تریغل روزہل، اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مبارک اور روحانی اجتماع اپنے روائتی دینی ماحول میں پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا اور مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے والے آسمانی برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس لوٹے۔ ذیل میں اس کی قدرے تفصیلی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کا سلسلہ تو سارا سال جاری رہتا ہے لیکن اس سال کے جلسہ کے انتظام و انصرام کے لئے مارچ 2000ء سے باقاعدہ کام کا آغاز ہوا۔ مکرم و محترم جناب محمد امین جواہر صاحب، امیر جماعت ہائے احمدیہ ماریشس نے مکرم عزیز احمد تیجو صاحب کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا اور ان کی نگرانی میں ایک فعال کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ممبران نے دن رات محنت کر کے جلسہ کے مختلف شعبوں کو منظم شکل دے کر کام کو آگے بڑھایا۔ ان شعبوں کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے:

جلسہ گاہ کی تیاری، ٹرانسپورٹ، لنگرخانہ، سیکورٹی، کمپیوٹر سیکشن، استقبال، سٹور ایم ٹی اے، اطلاعات، اہم شخصیات کے لئے خصوصی دعوت کا انتظام، رجسٹریشن وغیرہ۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ 11/اگست بروز جمعۃ المبارک جلسہ کا پہلا دن تھا۔ مکرم و محترم امیر صاحب نے جلسہ گاہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور جماعت ماریشس میں مروجہ طریق کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ایک خطبہ جمعہ کا کریولی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ نماز جمعہ میں احباب کو جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق ملی۔

پروگرام کے مطابق ٹھیک تین بجکر پچیس منٹ پر مکرم امیر صاحب کی قیادت میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ آپ نے دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد کے جلو میں احمدیت کا جھنڈا لہرایا اور آپ کی دوسری جانب ماریشس کا جھنڈا تریغل روزہل کے صدر مکرم احمد علی بخش صاحب کو لہرانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے احمدیت کی سربلندی کے لئے متضرعانہ دعا کرائی۔

ٹھیک ساڑھے تین بجے مکرم و محترم امیر صاحب کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصراً فرمایا کہ ہمارے جلسہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے جو احباب بذریعہ ایم ٹی اے لندن سے سنیں گے ہو جاوے گا۔ آپ نے فرمایا کہ احباب جلسہ سالانہ کے مقاصد عالیہ کو پیش نظر رکھیں اور تمام اجلاسات سے پورا پورا استفادہ کریں۔ اپنا سارا وقت تسبیح و تحمید، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزاریں۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں سب شریک ہوئے۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ نشر ہونا شروع ہوا جس کا رواں ترجمہ لوکل اور کریول زبان میں پیش کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض انتہائی پر درد دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ ان پر درد تضرعات کو سن کر ہر دل خداوند کے حضور میں دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو احمدیت کے حق میں قبول فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد سات بجکر بیس منٹ پر دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم، ترجمہ اور نظم کے بعد پروگرام کے مطابق حقوق انسانی کے اہم موضوع پر دو تقاریر تھیں۔ ان تقاریر کی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے چار خطبات سے اقتباسات لے کر تیار کی گئی تھیں۔ چنانچہ مختار احمد صاحب تیجو نے والدین، بیویوں، خاوندوں اور بچوں کے حقوق پر روشنی ڈالی۔ مقرر موصوف نے احادیث رسول ﷺ کے حوالوں سے تفصیل سے موضوع پر روشنی ڈالی اور آنحضرت ﷺ اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے ذاتی نمونوں کی مثالیں دیں اور آخر میں بتایا کہ آج کے زمانہ میں انسان بہت پریشان ہے اور گھروں سے سکون اٹھ گیا ہے۔ ہم احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ ایک عظیم نعمت سے نوازا ہے اور وہ نعمت خلافت کی نعمت ہے۔ خلیفۂ وقت ہمیں بار بار دینی تعلیمات کی طرف بلاتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے نمونہ پر چلتے ہوئے محبت و پیار اور حکمت کے ساتھ خاندانی تعلقات کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

دوسری تقریر مکرم سعید قدیر صاحب کی تھی جنہوں نے دلنشین انداز میں غرباء، یتامیٰ، بیوگان اور کمزوروں کے حقوق اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

اجلاس کے آخر پر ایک نو احمدی خاتون نے چند دوسری بہنوں کی معیت میں فرانسیسی زبان میں احمدیت کی عظمت سے متعلق ایک نظم پیش کی جو سب سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔

دوسرا روز

12/اگست بروز ہفتہ احمدی بھائی بہنیں کثیر تعداد میں نماز تہجد کے لئے جلسہ کی مارکی میں پہنچ گئے۔ مکرم مولانا مظفر احمد سدھن صاحب نے نماز تہجد پڑھائی۔ احباب نے تضرع کے ساتھ احمدیت کی عظمت و بلندی کے لئے دعائیں کیں۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا شمشیر سوکیہ صاحب نے درس قرآن دیا اور احادیث کی روشنی میں استغفار کے فضائل بیان کئے۔

ناشتہ کے بعد مکرم امیر صاحب نے بچوں کی ایک خصوصی کلاس لی جس میں واقفین نو اور مکتب کے بچوں نے تلاوت و نظم وغیرہ کا ایک دلچسپ پروگرام پیش کیا۔ امیر صاحب نے بچوں کو نصائح فرمائیں اور لنچ ان کے ساتھ تناول فرمایا۔

تیسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تیسرا اجلاس شروع ہوا جس میں غیر از جماعت دوست بالخصوص حکومت کی اہم شخصیات مدعو تھیں۔ مکرم امیر صاحب کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔

اس اجلاس کے پہلے مہمان جمہوریہ ماریشس کے صدر عزت مآب Cassam Uteem تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب اور دیگر زعماء جماعت نے انتہائی احترام کے ساتھ اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔

دوسرے مہمان عزت مآب Bheenick Manou وزیر منصوبہ بندی حکومت ماریشس تھے۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم جناب موسیٰ تیجو صاحب نے کی جو حکومت ماریشس کے ڈائریکٹر آف آڈٹ کے اہم عہدہ پر فائز ہیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر طور پر استقبالیہ تقریر کی اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی اہمیت و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد معزز مہمان آنریبل Bheenick Manou وزیر منصوبہ بندی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی سماجی اور مذہبی خدمات کی تعریف کی اور کہا کہ آج کل دنیا میں ایسی چیزوں کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ہمارے معاشرہ میں جہاں بہت سے مذاہب، قومیں اور نسلیں امن کے ساتھ رہ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماریشس میں ہماری ترقی کے ساتھ بعض مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں اور ہمیں ایسی کوششوں کی ضرورت ہے جیسی جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر صدر مجلس مکرم موسیٰ تیجو صاحب کی تھی جنہوں نے فرمایا کہ دنیا کی حکومتیں انسان کی مادی ضرورتوں کو تو پورا کر سکتی ہیں لیکن انسان جب تک خدا کے نزدیک نہ ہو اسے حقیقی امن اور سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ دینی تعلیم میں وہ تمام خوبیاں ہیں جن کو اپنا کر ایک بہترین معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے دین کے آغاز میں ہونے والے انقلاب کو تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح ایک مجرم سوسائٹی کو دنیا کی اعلیٰ ترین سوسائٹی بنا دیا۔ آخر پر انہوں نے فرمایا کہ احمدیت ایسے ہی روحانی انقلاب کے لئے کوششوں میں مصروف ہے کیونکہ دنیا کے مسائل اور الجھنوں کا حل احمدیت میں ہے۔

اس خصوصی اجلاس کی آخری تقریر کے بعد صدر مجلس انصار اللہ ماریشس کی طرف سے مبلغ دو لاکھ روپے کا چیک بغرض اشاعت لٹریچر مکرم امیر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

یہاں اس امر کا ذکر مناسب ہو گا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے دنیا بھر کی جماعتوں کو یہ

منصوبہ دیا ہے کہ اکیسویں صدی کے پہلے سال میں دنیا کی دس فیصد آبادی تک لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا دیا جائے۔ اس منصوبے کے حوالے سے مجلس انصار اللہ ماریشس نے یہ دو لاکھ روپے کی رقم مرکزی جماعت احمدیہ ماریشس کو پیش کی ہے۔

استقبالیہ دعوت

اس اجلاس کے بعد معزز مہمانوں کی خدمت میں ایک استقبالیہ دعوت دی گئی۔ اس دعوت میں صدر مملکت اور وزیر منصوبہ بندی کے ساتھ شرکاء تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اس تقریب کے اختتام پر صدر مملکت نے وزیٹرز بک میں تحریر فرمایا کہ وہ امیر صاحب اور جماعت احمدیہ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز اس امر کا کہ ان کا بہت محبت اور گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ اسی طرح وزیر منصوبہ بندی نے تحریر کیا کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کے کردار اور مخلصانہ کوششوں سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

استقبالیہ تقریب کے بعد اجلاس کا بقیہ حصہ شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم امیر صاحب نے کی۔ مکرم جمن صاحب کی نظم کے بعد خاکسار صدیق احمد منور مربی سلسلہ نے نماز باجماعت کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی جس میں آیات قرآنیہ، احادیث اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود کے حوالہ سے تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ نیز آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے نماز باجماعت کے متعلق ذاتی نمونہ کی مثالیں پیش کیں۔ خاکسار نے بیوت الذکر کو آباد کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختلف ممالک سے آئے ہوئے شرکاء کو سٹیج پر بلایا اور انہوں نے باری باری جلسہ کے سلسلہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے چوتھے اجلاس کی کارروائی نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم نذیر احمد صاحب بکت کی تھی۔ آپ نے "آنحضرت ﷺ کا نمونہ موجودہ دنیا کے مسائل کا حل" کے موضوع پر خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو جو خاص شریعت عطا فرمائی تو آپ کو سارے عالم کے لئے قابل عمل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپؐ نے ایک مختصر وقت میں اپنے اعلیٰ نمونہ اور دعاؤں کے ساتھ ایک نئی دنیا تخلیق کی۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں سارے عالم میں دین پھیلانے کی ذمہ داری ہمیں سونپی گئی ہے اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے نمونہ کو تھام لیں تا ہر کوئی اس رحمت کے سائے تلے آجائے۔

آپ کے بعد مکرم حسن رمضان صاحب نے "دین کی فتح اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر ایک موثر تقریر کی۔ آپ نے جماعت کو تلقین کی کہ جماعی اتحاد کو قائم رکھتے ہوئے خلافت کا دامن تھامتے ہوئے تمام قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

اختتامی اجلاس

13/اگست بروز اتوار جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ کثرت کے ساتھ احمدی بہن بھائی نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے جلسہ کی مارکی میں پہنچے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم عطاء القیوم جمن صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن دیا۔ نو بجے جلسہ کا آخری اجلاس مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے

مکرم مولانا مشہود احمد طور صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت ماریشس کا پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے لندن سے بذریعہ فیکس بھجوایا تھا۔ آپ نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ جماعت ماریشس کی ترقی اور فعالیت سے مطمئن ہیں اس لئے جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے کام میں پہلے سے بڑھ کر تیزی پیدا کریں۔ علاوہ ازیں لندن سے مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن اور مکرم غنی جہانگیر صاحب کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے جلسہ سالانہ انگلستان کی تفصیل، ماریشس جماعت کی قربانیوں کا تذکرہ اور ہمسایہ جزائر میں دعوت الی اللہ کا ذکر فرمایا۔

آخر پر جلسہ کے کامیاب انعقاد پر تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 نومبر 2000ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33080 میں داؤد احمد ولد محمد یعقوب صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3849 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد ساکن میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر1 محمود احمد منیر مربی سلسلہ میرا بھڑکا ضلع میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر2 محمد یعقوب ساکن میرا بھڑکا میرپور آزاد کشمیر۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33081 میں وسیم احمد ولد چوہدری منور احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-8-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد 232 فاروق کالونی سرگودھا گواہ شد نمبر1 منور احمد وصیت نمبر 31499 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33082 میں صائمہ منور بنت چوہدری منور احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-8-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی پونے چار تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صائمہ منور 232 فاروق کالونی سرگودھا گواہ شد نمبر1 چوہدری منور احمد والد موصیہ وصیت نمبر 31499 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33083 میں چوہدری محمد افضل ولد مکرم محمد اشرف ناصر مرحوم مربی سلسلہ قوم گجر پیشہ ملازمت عمر ساڑھے اڑتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سول لائنز جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2000-5-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ نمبر 9/7 برقبہ 17 مرلہ دارالصدر غربی ربوہ مالیتی۔/700000 روپے۔ اور ایک عدد ڈیزل شیراڈ گاڑی سیکنڈ ہینڈ مالیتی۔/230000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/20000 روپے۔ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد افضل نیو سول لائنز نزد ڈسٹرکٹ کورٹس جھنگ صدر گواہ شد نمبر1 محبوب احمد وصیت نمبر 30249 گواہ شد نمبر2 نثار احمد وصیت نمبر 24803۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کوشش کریں کہ خطبہ کے وقت

تمام گھر کے فرد خطبہ سنیں

چلے آؤ

سرمگیں شام ہے چلے آؤ
ایک دو گام ہے چلے آؤ
حُسن جلوہ گری پہ مائل ہے
بس لبِ بام ہے چلے آؤ
تم سے ہے نظم زندگی جاناں
ورنہ کہرام ہے چلے آؤ
ہم تمہارے بنا بھی زندہ ہیں
ہم پہ الزام ہے چلے آؤ
داغ ہجرت بھی تھا مقدر میں
یہ بھی الہام ہے چلے آؤ
دل تو اپنوں میں لگ ہی جاتا ہے
جائے آلام ہے۔ چلے آؤ
دن عدو کے ہوئے ہیں اور ہر شام
خون آشام ہے چلے آؤ
کیف و مستی ہوا ہوئے کب کے
کام ہی کام ہے چلے آؤ
دن یہ کہتے ہیں پھر دسمبر کے
جلسۂ عام ہے چلے آؤ
دل گرفتہ ہوں اور تنہا ہوں
اور بس شام ہے چلے آؤ
ایک ہی جان طیب و طاہر
ایک ہی نام ہے چلے آؤ

طاہر عارف

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم غلام سرور طاہر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ مورخہ 12 دسمبر 2000ء بروز منگل شیخوپورہ میں انتقال کر گئیں ہیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹے' 2 بیٹیاں اور ان کی کثیر اولاد چھوڑی ہے۔ خدا کے فضل سے 100 سال زائد عمر پائی ہے۔ اوائل 1975ء میں احمدیت قبول کی۔ صاحب رویا تھیں۔ اور بچپن سے تہجد گزار تھیں۔ اگلے دن 13 دسمبر بروز بدھ بوقت نماز ظہر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر دعا بھی راجہ نصیر احمد صاحب نے کروائی۔ ربوہ کے کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔

نکاح

○ محترم بشیر احمد ناصر صاحب 6/38 فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم کاشف بشیر کا نکاح عزیزہ مکرمہ مبشرہ جبیں فاروقی بنت عبدالحی فاروقی حال کینیڈا کے ساتھ محترم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 13۔ اکتوبر 2000ء کو نماز جمعہ سے قبل پڑھا۔

عزیزم کاشف بشیر ولد بشیر احمد ناصر محترم شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب (مرحوم) ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے پوتے اور محترم خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کے پڑنواسے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔ ثم آمین

○ مکرم چوہدری مظفر احمد گورایہ صاحب سبزہ زار لاہور ریجنل منیجر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان لکھتے ہیں۔ کہ میرے بیٹے عزیزم وقاص احمد گورایہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ صائمہ ظفر بنت چوہدری ظفر اللہ خاں چیمہ حال ہمبرگ جرمنی بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر 15 دسمبر 2000ء بمقام بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور مکرم محمود خاں صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

عزیزم وقاص احمد گورایہ محترم چوہدری سلطان علی صاحب ورک (مرحوم) بھاگووال ضلع سیالکوٹ کے نواسے اور محترم چوہدری خورشید عالم گورایہ (مرحوم) آف حجج ڈگری تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔

عزیزہ صائمہ ظفر چوہدری نذیر احمد چیمہ (مرحوم) آف عزیز پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور محترم چوہدری خورشید عالم صاحب گورایہ (مرحوم) آف حجج ڈگری تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے اپنے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ واقفین نو

گوجرانوالہ شہر

مورخہ 8۔ اکتوبر 2000ء کو واقفین نو گوجرانوالہ شہر کا وقار عمل ہوا۔ جس میں بیت الذکر اور گلی کی صفائی کی گئی' جھاڑیاں اور گھاس وغیرہ تلف کی گئی۔ اس میں 25 واقفین نو بچوں نے شرکت کی۔

☆ مورخہ 15۔ اکتوبر 2000ء کو واقفین نو گوجرانوالہ شہر کی پہلی سالانہ ریلی منعقد کی گئی۔ تربیتی پروگرام کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ جن میں 43 واقفین نو شامل ہوئے۔ پروگرام کا دوسرا حصہ 22 اکتوبر 2000ء کو ہوا جس میں واقفات نو کے مقابلہ جات ہوئے 11 جن میں واقفات نو نے حصہ لیا۔

☆ مورخہ 21 نومبر 2000ء حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ شہر کے واقفین نو کا پروگرام یوم والدین ہوا۔ جس میں 42 واقفین نو' 42 والدین اور 5 دیگر احباب نے شرکت کی۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم فرید احمد طاہر صاحب کارکن وقف جدید کے ماموں محترم چوہدری عبدالحق صاحب ہٹہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 16 دسمبر 2000ء بروز ہفتہ دارالیمن غربی ربوہ میں وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد نماز فجر مکرم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم شوکت علی صاحب بہشتی مقبرہ میں کارکن ہیں۔ مرحوم مکرم عبدالرحمن ہٹہ صاحب (مرحوم) معلم وقف جدید کے بڑے بھائی تھے۔ بڑے نڈر اور فدائی احمدی تھے۔ جماعت سے بڑی محبت و عقیدت رکھتے تھے۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 1

تھا۔ اس کے بعد ان کی طبیعت بہتری کی طرف مائل تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کو جو منظور تھا وہی ہوا۔ ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود جماعت کی لمبا عرصہ خدمت کرنے والا یہ خادم اللہ کو پیارا ہو گیا۔

اگلے دن مورخہ 25 دسمبر 2000ء بروز سوموار آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ادا کی۔ ربوہ کے علاوہ لاہور' راولپنڈی' اسلام آباد' گوجرانوالہ' فیصل آباد اور گجرات سمیت کئی شہروں سے عزیز و اقارب اور احباب جماعت نے شرکت کی۔ محترم عبدالرزاق صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔

مکرم عبدالرزاق صاحب 1936ء کو شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مکرم ماسٹر اللہ بخش صاحب تھا۔ آپ کے نانا حضرت سیٹھ فضل کریم صاحب آف گوجرانوالہ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل تھے۔ آپ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کے بھانجے' اسیر راہ مولیٰ ساہیوال محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کے ماموں زاد بھائی اور محترم عبدالماجد صاحب طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر کے چچا تھے۔ آپ کے بڑے بیٹے محترم عبدالرؤف صاحب ایڈیشنل ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی محترمہ عطیۃ الودود صاحبہ' محترم نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔ ان کے دوسرے بیٹے محترم عبدالحئی صاحب ہیں جو جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ صالحہ رزاق صاحبہ ایف اے کی طالبہ ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ سلسلہ کے فدائی اور مخلص خادموں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ خدام الاحمدیہ میں کئی سال خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے 34 سال کا لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ میں بطور پی ٹی آئی خدمات سرانجام دیں۔ جہاں آپ کئی قسم کے کام سرانجام دیتے رہے۔ سالانہ کھیلیں' اور ہائیکنگ کے گروپس کا انتظام اور راہنمائی آپ کے ذمہ ہوتی تھی۔ سائیکل سفر' پیدل سفر اور سائیکل ریس کے علاوہ کئی مواقع پر انتظامات بھی باحسن سرانجام دیتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی اہم خدمات سرانجام دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 26: دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 سینٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 20 سینٹی گریڈ

بدھ 27 دسمبر غروب آفتاب 5-14

جمعرات 28 دسمبر طلوع فجر 5-38

جمعرات 28 دسمبر طلوع آفتاب 7-05

ہم کہیں نہیں جا رہے۔ مشرف چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں۔ ہمیں قائداعظم کے مشن کو پورا کرنا ہے ہم یہ مشن پورا ہونے تک رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات پروگرام کے مطابق ہوں گے۔ انہوں نے کہا میں نے جو وعدہ کیا' پورا کیا ہے۔ 2002ء کے بعد بھی چیک اینڈ بیلنس کا سسٹم رکھیں گے۔ وہ کراچی کے باغ قائداعظم کے افتتاح کی تقریب سے خطاب اور اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ یاد رہے باغ قائداعظم کا منصوبہ 25 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نواز شریف کے خلاف احتساب کے مقدمات ختم نہیں کئے گئے۔ صرف ان کی سزائے قید کی معیاد جلاوطنی میں تبدیل کی گئی ہے۔

ذوالفقار مگسی 5 کروڑ پر رہا۔ نیب اور سابق وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی کے درمیان معاملات طے پا گئے ہیں۔ وہ مختلف الزامات پر مبنی ریفرنس کے حوالے سے 50 ملین روپے ادا کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں انہیں اتوار کو رہا کر دیا گیا۔ علاقائی احتساب بیورو کوئٹہ کی پریس ریلیز کے مطابق بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی کو جنہیں نیب آرڈیننس کے تحت 4۔ اکتوبر سے بلوچستان میں نظر بند رکھا گیا۔ رہا کر دیا گیا ہے۔

سہ فریقی مذاکرات کئے جائیں۔ پاک فوج کے ترجمان اور چیف ایگزیکٹو کے پریس سیکرٹری میجر جنرل راشد قریشی نے مسئلہ کشمیر پر فوری سہ فریقی مذاکرات شروع کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان بھارت اور کل جماعتی حریت کانفرنس کسی کی پرواہ کئے بغیر ایسے حالات پیدا کریں جس میں کشمیر کے دیرینہ مسئلہ پر مذاکرات کا آغاز ممکن ہو سکے۔ اگر ہم سب واقعی کشیدگی کا خاتمہ چاہتے ہیں تو ہمیں فوری طور پر مذاکرات کا آغاز کرنا چاہئے۔

بے نظیر کی بے گناہی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن اور سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے لندن میں ترجمان نے معروف برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز سے گفتگو کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ پیپلز پارٹی کے پاس خفیہ ٹیپ ریکارڈنگ کی صورت میں ایسی ٹھوس شہادت ہے جس سے لامحالہ بے نظیر کی بے گناہی ثابت ہو جائے گی اور ان کا نام ہر لحاظ سے کلیئر ہو جائے گا۔ سنڈے ٹائمز نے اپنی اس رپورٹ پر یہ سرخی لگائی ہے بے نظیر بھٹو جلاوطنی ختم کر کے واپس پاکستان جانے کا خطرہ مول لینے پر تیار ہو گئی ہیں۔ پارٹی کے سرکردہ رہنماؤں نے بے نظیر سے ملاقات کر کے انہیں یقین دلایا ہے کہ پاکستان میں ان کی مقبولیت اور سیاسی ساکھ میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ 7

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل کا سالانہ نمبر

○ مورخہ 30 دسمبر 2000ء کو الفضل کا سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جو 90 صفحات اور قیمتی تصاویر پر مشتمل ہے۔ اس کی قیمت -/45 روپے ہے۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اطلاع

○ قارئین خالد اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں کہ ماہ دسمبر 2000ء کا خالد سالنامہ ہو گا جو دسمبر 2000ء اور جنوری 2001ء کا شمارہ ہو گا۔

(مینیجر ماہنامہ خالد)

برائے فروخت
جہاں ہے جیسے ہے کی بنیاد پر
☆ البشارت آٹوز ☆
رحمان کالونی ساہیوال روڈ اقصیٰ موڑ ربوہ

مکان کرایہ کے لئے
ایک مکان نیا تعمیر شدہ (بالائی منزل) دو بیڈ روم ڈرائنگ ڈائننگ کچن سٹور وغیرہ کے علاوہ بجلی سوئی گیس' گرم پانی کی سہولت بھی موجود ہے عقب فضل عمر ہسپتال دارالصدر شرقی کرایہ کے لئے خالی ہے
ناصر احمد ظفر' آصف احمد ظفر' بلوچ ہاؤس
دارالصدر شرقی ربوہ رابطہ فون 211453-213439

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ لیٹر پیڈ۔ بروشرز شادی کارڈز کیلنڈرز
کلر فل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون/فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

تعطیل

○ عیدالفطر کے مبارک موقع پر دفتر الفضل 28' 29 دسمبر کو بند رہے گا۔ اس لئے ان دونوں ایام میں الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ شہر میں منفرد پیشکش' احباب کے ذوق کے عین مطابق
ھبہ فاسٹ فوڈ
اسپیشل فش فرائی' چکن بروسٹ' سٹیم روسٹ
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان' شجرکار۔ دیجی ٹیبل ڈائز' کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: mobi-k@usa.net

مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
گریس فارما (پاک)
79 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور
فون 7419883-84
Email: basit@icpp.icci.org.pk

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

CPL No. 61